رسالہ

نواقضُ الاسـلام

تالیف

مجدد الدّعوة الاسلامية شيخ الاسلام

الامام محمد بن عبدالوہاب التمیمی

۱۱۱۵ھ ـــــــــ ۱۲۰۶ھ

اردو ترجمہ

عطاءاللہ ثاقب



المكتب التعاوني للدّعوة وتوعية الجاليات بالرّبوة

Islamic Propagation Office in Rabvah

P.O.Box:29465 Riyadh 11457 Tel:4454900-4916065

FAX:4970126 E-Mail:rabwah@islamhouse.com

http://www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس بات کو اچھی طرح جان لیجئے کہ ابن آدم پر سب سے پہلے جو چیز فرض کی گئی تھی کہ وہ طاغوت سے کفر کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اس کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ﴾

''اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو''۔

طاغوت سے کفر کی صورت یہ ہے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھو۔ اسے بغض اور عداوت رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ دو۔ اور جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کو کافر سمجھ کر ان سے دشمنی رکھو۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے معنی ہیں کہ تم یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا اور وہی معبود واحد ہے۔ اور یہ کہ عبادت کی تمام اقسام کو اسی کے لئے خالص سمجھو۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودان باطل سے نفی کر دو۔ نیز اہل اخلاص سے محبت واخوت کا رشتہ جوڑو۔ اور مشرکین سے بغض وعداوت رکھو۔

یہی وہ ملت ابراہیم علیہ السلام ہے جس نے اس سے اعراض کیا اس نے اپنے آپ کو بے وقوفوں میں شمار کر لیا۔ اور یہ وہ اسوہ حسنہ ہے جس کی رب کریم ہمیں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَداً حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ﴾ [الممتحنة:٤]

''تمہیں ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب انہوں نے

اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم س اوران (بتوں) سے جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی"۔

{۱}......اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

﴿ اَنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ ﴾ [النساء:۱۱٦]

"خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا"۔

﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِکْ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّار وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَار﴾ [المائدۃ:۷۲]

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"۔

غیر اللہ کے لیے کسی جانور کو ذبح کرنا بھی شرک کی ذیل میں آتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی جن یا کسی صاحب قبر کے لئے کوئی جانور ذبح کرے۔

{۲}......جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کسی کو وسیلہ سمجھ کر پکارے اس سے سفارش کا طلب گار ہو اور اس پر کسی قسم کا توکل اور بھروسہ کرے۔ ایسے شخص کو اجماعی طور پر کافر قرار دیا گیا ہے۔

{۳}......جو شخص مشرکین کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے ایسے شخص کو بھی کافر قرار دیا گیا ہے۔

{۴}......جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے کوئی دوسرا طریقہ افضل ہے یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے کسی دوسرے شخص کا فیصلہ احسن ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر کسی طاغوت کو افضل سمجھتا ہو تو ایسا شخص کافر ہے۔

{۵}......جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں سے کسی ایک حکم سے بغض وعداوت رکھے اگر چہ اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ پھر بھی اسے کافر قرار دیا گیا ہے۔

{۶}......جو شخص شریعت محمدیہ میں سے کسی بھی ایک حکم یا اس کے ثواب وعقاب کا مذاق اڑائے۔ ایسے شخص کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

﴿ قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ O لاَ تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ﴾ [التوبة:٦٥-٦٦]

''کہو! کیا تم خدا اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو''۔

{۷}......جادو وعطف بھی اس کے ذیل میں آتا ہے۔ لہٰذا جو شخص جادو کرے۔ یا جادو پر رضامندی کا اظہار کرے ایسے شخص کو بھی کافر قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلاَ اَنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ ﴾ [البقرة:١٠٢]

''اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں۔ پس تم کفر میں نہ پڑو''۔

{۸}......مشرکین کی مدد کرنا۔ یا مسلمانوں کے خلاف ان سے تعاون کرنا۔

جیسا کہ حکم الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

[المائدة:٥١]

''اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

{۹}......جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض افراد کو شریعت محمدیہ پر عمل نہ کرنے کی اجازت ہے۔جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے حضرت خضر علیہ السلام کو اجازت تھی۔تو ایسا شخص بھی کافر ہے:

{۱۰}......دین الٰہی سے اعراض کرنا نہ تو اس کا علم کرنا اور نہ ہی اس پر عمل کرنا۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بآيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾

[السجدة:٢٢]

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں''۔

مندرجہ بالا دس نواقض الاسلام ہیں۔ البتہ (مکروہ) مجبور شخص مستثنیٰ ہے۔ لہٰذا مندرجہ امور حد درجہ خطرناک ہیں اور یہی امور کثرت سے واقع بھی ہوتے ہیں۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ان سے بچائے۔ اور ان میں گرفتار ہونے سے ڈرتا رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے غضب اور درناک عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔

﴿......وصلّٰى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين......﴾